إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

تحقیق دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے،

کتاب

جمال المسائل

مصنف

علامہ حافظ عبدالحلیم خطیب جامع مسجد حیات النبی چکوال

3197

جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ لائن پارک چکوال

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

تحقیق دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے

جمال المسائل

3197

مصنّف

علامہ حافظ عبد الحلیم خطیب جامع مسجد حیات النبی چکوال

ناشر

جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ لائن پارک چکوال

ملنے کے پتے
جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ محلہ لائن پارک چکوال
تنویر سٹیشنری مارٹ سرگودھا روڈ چکوال

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں !!

86434

نام کتاب ــــــ جمال المسائل

مصنف ــــــ مولانا عبدالحلیم خطیب جامع مسجد حیات النبی چکوال

بار ــــــ اوّل

تعداد ــــــ ۱۰۰۰

طابع ــــــ احمد حسن واسطی

مطبع ــــــ گلستان پریس جناح مارکیٹ سرگودھا

قیمت ۱۲ روپے صرف

Marfat.com

انتساب

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری ذخیرہ

میں اس تالیف کو جناب حضرت
علامہ الحاج حافظ محمد مطلوب الرسول صاحب
سجادہ نشین لِلّہ شریف سے منسوب
کرنے کی سعادت کرتا ہوں۔

اِیہہ چشمہ فیض دائم رکھ خدایا
ہے جس تھیں فیض لوکاں عام پایا

(حافظ عبدالحلیم)

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱	نماز کی اہمیت و فرضیت	۱
۷	نماز نہ پڑھنے کی برائی	۲
۱۰	بے نماز کی نحوست	۳
۱۰	نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت	۴
۱۳	نماز باجماعت نہ پڑھنا	۵
۱۵	نماز خشوع اور خضوع کے ساتھ پڑھنا	۶
۱۹	درود شریف کے فضائل اور اہمیت	۷
۲۶	درود پاک کون سا پڑھنا چاہیئے.	۸
۳۱	ہر محفل اور مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت	۹
۳۱	ہر محفل کے اختتام کے وقت درود شریف کا پڑھنا	۱۰
۳۱	دعا کرتے وقت درود شریف پڑھنا.	۱۱
۳۲	نماز کے بعد دُعا سے پہلے درود شریف کا پڑھنا	۱۲
۳۳	نماز تراویح بیس رکعت کا ثبوت	۱۳
۳۹	نماز جنازہ کے بعد دُعا کا ثبوت	۱۴
۴۹	ایصالِ ثواب کا ثبوت	۱۵
۶۱	توحید و شرک	۱۶

Marfat.com

تعارف

میرے عزیز حافظ عبدالحلیم صاحب نے زیر بحث مسائل کی عمدہ وضاحت کے بعد سیر حاصل روشنی ڈالی ہے کوشش کی گئی ہے کہ حتی الامکان کوئی پہلو تشنۂ تکمیل نہ رہے قرآن و سنت کے دلائل سے اس کتابچہ کو مزین کر دیا گیا ہے بزرگانِ دین کے اقوال و اعمال سے بھی خوشہ چینی کی گئی ہے تاکہ پاکانِ امت کی حیاتِ طیبہ کا نمونہ بھی پیش نظر رہے اللہ تعالےٰ ان کی سعی و محنت کو مقبولیت سے سرفراز فرمائے آمین۔

حافظ عبدالحلیم صاحب کی شخصیت اہل علاقہ چکوال کے لئے محتاج تعارف نہیں مختصر یہ کہ حفظِ قرآن کے بعد درس نظامی میں سند فراغت حاصل کی اور اپنے افاضل اساتذہ کرام سے داد تحسین وصول کیا ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد رشد و ہدایت اشاعتِ علوم اور درس و تدریس کو اپنا شعار بنا کر اپنی مستعار زندگی خدمتِ دینی کے لئے وقف کر دی ان کا ادارہ اپنے اندر گوناگوں اوصافِ حمیدہ لئے ہوئے ہے۔ شب و روز قرآن پاک کی گونج سنائی

Marfat.com

دیتی ہے یہاں قرآن پاک کی تعلیم بڑے اہتمام سے دی جاتی ہے۔ دور نزدیک والے طلباء علم سے بہرہ ور ہوتے ہیں سند فراغت کے بعد یہی حضرات جذبۂ ایمان سے مالا مال اور ذوقِ دین سے سرشار ہوکر اپنے دین و مسلک کے لئے مہر و ماہ ہو کر چمکتے ہیں کئی بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہِ راست پر لانے کا سبب بنتے ہیں۔ ایک طالبِ حق کا مقصدِ حیات یہی ہونا چاہیئے کہ مقصودِ یقین متعین کرے ہر مادی خواہش کو اپنے مولا کی مرضی پر قربان کرتے ہوئے اپنی زندگی کا مقصد وحید صرف اور صرف اللہ تعالےٰ کی رضا بنالے۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

وَمَا تَوفِیقِی اِلَّا بِاللّٰہِ

والسّلام

محمد مطلوب الرسول

للہ شریف

Marfat.com

اظہارِ خیال

محترم مولانا عبدالحلیم صاحب کی پیشِ نظر تالیف ایک انتہائی مفید اور مؤثر کاوش ہے مولانائے موصوف نے از راہِ عنایت اس کا مسودہ مطالعہ کے لئے مجھے عنایت فرمایا تو عنوانات دیکھ کر مجھے خیال گزرا کہ یہ موضوعات ایسے ہیں جن پر از راہِ ثواب بھی اور از راہ ضرورت بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے مزید کچھ لکھنا تحصیلِ حاصل کے علاوہ کچھ نہیں ہو گا۔

لیکن جیسے جیسے میں مطالعہ کرتا چلا گیا تحریر کا انداز اور مسائل کی ترتیب دل و دماغ کو مسحور کرتی چلی گئی اور میرا خیال وہمِ باطل میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ نماز کی اہمیت فاضل مؤلف نے بہت ہی مؤثر انداز میں اجاگر کی ہے۔

؎ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

مولانا عبدالحلیم صاحب موضع کھوکھر زیر کے رہنے والے ہیں تعلیم چکوال کی ایک قدیم دینی درسگاہ اشاعت العلوم میں حاصل کی ادارے کے ناظم جناب مولانا حافظ غلام ربانی صاحب مدظلہٗ کے فیضِ صحبت نے موصوف کو دین کے لئے اخلاص، اخلاق اور درد ارزانی فرمایا۔ جناب ناظم صاحب نے جناب عبدالحلیم صاحب

Marfat.com

کو چکوال کے ہی ایک محلے (لائن پارک) میں ایک مسجد میں بطورِ خطیب متعین فرمایا جہاں موصوف ایک عرصے سے خدماتِ دین سرانجام دے رہے ہیں آپ نے ایک دینی مدرسہ بھی اُسی مسجد سے متصل قائم فرمایا ہے جہاں سے بیسیوں طلبار قرآنی تعلیمات سے مالا مال ہو کر اجازت تدریسی حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی مسجد میں متعدد محافل کے انعقاد کے علاوہ ایک شاندار سالانہ جلسہ بھی منعقد ہوتا ہے جس میں ملک کے نامور نعت خواں اور علماء مقررین حصہ لیتے ہیں جس کی صدارت مولانا عبدالحلیم صاحب کے پیر و مرشد حضرت علامہ الحاج حافظ محمد مطلوب الرسول صاحب نقشبندی سجادہ نشین للہ شریف فرمایا کرتے ہیں اگر یہ کہا جائے تو یہ بے جا نہ ہوگا کہ حضرت مولنا عبدالحلیم صاحب کا تعلق ایک غیر علمی اور زمیندار خانوادے سے ہونے کے باوجود علمار کی صف میں ایک قابلِ لحاظ مقام و مرتبہ حاصل کر لینا یہ فیضِ نظر ہے آپ کے مرشد گرامی قدر کا

ے یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیلؑ کو آدابِ فرزندی

اللہ سے دعا ہے کہ مؤلف موصوف کو علم و عمل زیادہ سے زیادہ رسوخ استقامت اور ملکہ حاصل ہو اور آپ وقت کی اہم دینی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش فرماتے رہیں۔

ع این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

(ناچیز:- قاری عبید اللہ ہاشمی)

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْ نَصْطَفٰى
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نماز کی اہمیّت و فرضیّت

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ترجمہ :- نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو (القرآن)

نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو تمام حقوق ظاہری اور باطنی کے ساتھ ادا کرو. نماز کے ظاہری حقوق تو یہ ہیں کہ سنتِ نبوی کے مطابق تمام ارکان بجا لائے جائیں اور باطنی حقوق یہ ہیں کہ تو خضوع و خشوع میں ڈوبا ہوا ہو اور احسان کی کیفیّت طاری ہو یعنی تو محسوس کر رہا ہو کہ کَاَنَّكَ تَرَاهُ گویا تو اپنے معبود کو دیکھ رہا ہے ورنہ کم از کم اتنا ضرور ہو کہ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ کہ تیرا رب تو تجھے دیکھ رہا ہے اس ذوق و شوق سے ادا کی ہوئی وہ نماز ہے جسے دین کا ستون اور مومن کی معراج فرمایا گیا ہے. باری تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝

ترجمہ :- اور وہ حکم دیا کرتے تھے اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے

Marfat.com

اور زکوٰۃ ادا کرتے کا اور اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ تھے (القرآن)

اس آیہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ انسان کو تبلیغ کا آغاز گھر والوں سے کرنا چاہئیے حضور نبی مکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی حکم ملا کہ اے محبوب پہلے اپنے رشتہ داروں کو عذابِ الٰہی سے ڈرائیے دوسری جگہ ہے اے مسلمانوں اپنے اہلِ خانہ کو آتشِ جہنم سے بچاؤ۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط

ترجمہ:- اور حکم دیجئے اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی پابند رہیئے۔ (القرآن)

نماز خزائن رحمت کی کلید ہے جب انسان اللہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا ہے تو باری تعالےٰ اس پر رحمت کے دروازے کھول دیتے ہیں اس کی طبیعت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اگر ہم اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ نماز سے رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں ابرِ کرم آکر برستا ہے مصیبتوں کے سیلاب کے سامنے بند باندھے جاتے ہیں جہنم کی آگ سے نجات ملتی ہے اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے تو زندگی کے یہ قیمتی لمحات ہرگز ذکرِ الٰہی اور عشقِ رسولؐ سے محروم نہ رکھیں۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

Marfat.com

لِکُلِّ شَیْءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ ط (منیۃ المصلی)

ترجمہ :- ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی علامت نماز ہے
حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ایک آدمی سے ایک گناہ ہو گیا
بارگاہِ نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ حکم نازل ہوا ۔ نماز قائم کرو
دن کے کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بیشک نیکیاں گناہوں کو
دور کرتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے مذکورہ آدمی
نے اپنا گناہ معاف ہوتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا یہ
مغفرت میرے لئے خاص ہے فرمایا نہیں بلکہ میری ساری اُمت
کے لئے ہے (حوالہ)

معلوم ہوا اگر آدمی سے گناہ ہو جائے اور اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو
کر صدقِ دل سے توبہ کرے اللہ تعالےٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے
ہیں اور سینے کو منور فرما دیتے ہیں ۔

عن ابی ھریرۃ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ علیہ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ
مِنْہُ کُلَّ یومٍ خمسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا
لا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مِثْلُ الصَّلٰوۃِ
الخمس یمحو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا (مشکوٰۃ)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا کو فرماتے
سُنا بتاؤ کہ اگر تمہارے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو وہ ہر روز

Marfat.com

پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو کہ اس کی میل سے کچھ باقی رہ جائے گا انہوں نے عرض کیا کہ اُس کی میل سے کوئی شے باقی نہیں رہے گی فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالےٰ ان کی برکت سے گناہ مٹاتا ہے۔ نبی پاکؐ کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تو آپ نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔

حضرت ابو درداؓ فرماتے ہیں کہ جب آندھی چلتی تو آپ فوراً مسجد میں تشریف لاتے جب تک آندھی بند نہ ہو جاتی مسجد سے باہر نہ نکلتے اسی طرح جب سورج گرہن یا چاند گرہن ہو جاتا تو آپ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ جب بندے پر تکلیف آجائے بندہ اللہ کے گھر میں پہنچے۔ نماز پڑھے اللہ کو یاد کرے اللہ تعالےٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرْ ط (القرآن)

ترجمہ :۔ بے شک نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے یقیناً وہ ایک نہ ایک دن ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جس میں وہ مبتلا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری جوان نبی کریم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا آپ سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا! اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ

Marfat.com

بہت ہی قریب زمانے میں اُس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کو سب عبادتوں سے نماز پیاری اور محبوب ہے اسی لئے امیر و غریب، شاہ و گدا، سب پر نماز فرض ہے بخلاف زکوٰۃ و حج کے جو صرف صاحب نصاب لوگوں پر فرض ہے۔ جو صاحب نصاب نہیں ان پر فرض نہیں۔ پھر نماز سفر ہو یا حضر ہو، گرمی ہو یا سردی ہو، بیماری ہو۔ خطرہ ہو یا امن ہر حال میں فرض ہے بخلاف روزے کے کہ وہ مسافر پر نہیں اور حج خطرے کی صورت میں فرض نہیں نیز اتنی پیاری عبادت ہے کہ بلوغ کے بعد تمام زمانۂ حیات میں فرض ہے اور وہ ہر روز بلا ناغہ پھر ایک دفعہ نہیں بلکہ ۵ مرتبہ بخلاف زکوٰۃ کے کہ وہ سال کے بعد فرض ہوتی ہے اور روزے سال کے بعد اور حج ساری عمر میں ایک مرتبہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نماز خدائے قدوس کو بہت محبوب ہے اور باقی عبادتوں سے زیادہ اہم ہے اسی لئے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط

ترجمہ :۔ نماز قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو (القرآن)

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ مومن کی ظاہری نشانی نماز پڑھنا ہے اور نماز چھوڑنا مشرک کی علامت ہے امام شعرانی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الغمہ میں فرمایا ہے کہ خلفائے راشدین چیز
کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے مگر نماز کے ترک کو اللہ
جل جلالہٗ کو نماز اس قدر محبوب ہے کہ اس نے سب احکام زمین
پر فرض فرمائے مگر جب نماز کا وقت آیا تو اپنے محبوب کو اپنے
پاس مقامِ مقدس میں بلایا اور آپ کی اُمت پر نماز فرض فرمائی۔
سبحان اللہ کیا شان ہے نماز کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰے
کو کون سا عمل زیادہ پیارا ہے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔
قرآن واحادیث اور فرمودات اصحابہ کرام علیہم اجمعین سے
نماز کے جو بے پناہ فوائد معلوم ہوتے ہیں اللہ تعالٰے تمام اُمتِ
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر عمل پیرا ہوکر نارِ جہنم سے نجات پانے
کی توفیق بخشے۔ آمین۔

Marfat.com

نماز نہ پڑھنے کی بُرائی

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۔

ترجمہ :- تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے (القرآن)

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ نمازوں میں سستی تمام گناہوں کی جڑ ہے اس سستی کی کئی صورتیں ہیں۔ نماز نہ پڑھنا، بے وقت پڑھنا بلاوجہ بغیر جماعت پڑھنا، ہمیشہ نہ پڑھنا، ریاکاری سے پڑھنا

۲۔ غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک کنواں ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کنویں کا منہ کھول دیتے ہیں جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے اللہ پاک نے فرمایا کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا۔

جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور زیادہ بھڑکا دیں گے یہ کنواں بے نمازوں۔ زانیوں۔ شرابیوں۔ سودخوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔

Marfat.com

جو جنتوں میں ہوں گے اہل جنت پوچھیں گے مجرموں
سے کہ کس جرم نے تم کو دوزخ میں داخل کیا۔ وہ
کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے اور مسکین کو کھانا
بھی نہیں کھلایا کرتے تھے (القرآن)

اہل جنت دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں کس جرم کے بدلے میں
جہنم کے دردناک عذاب میں داخل کیا گیا وہ جواب دیں گے
ہمارے دو قصور تھے جن کی ہم یہ سزا بھگت رہے ہیں اپنے رب
کریم کو سجدہ نہیں کرتے تھے اکڑے اکڑے رہتے تھے۔ کبھی
بھولے سے بھی —— یہ خیال نہیں آتا تھا کہ جس کریم کے کرم کے
صدقے یہ زندگی۔ عزت و آرام سے گزر رہی ہے اُسے سجدہ بھی
کرنا چاہیئے۔ اس کی عبادت بھی ضروری ہے اور دوسری غلطی ہم سے
یہ ہوئی کہ خود تو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھایا کرتے لیکن غریبوں
مسکینوں کی ضرورت کی طرف توجہ ہی نہ دیتے وہ ہمارے پڑوس
میں کئی کئی روز بھوکے بھٹکتے رہے ہم نے کبھی ان کی پرواہ تک نہ
کی ذرا خیال کرو کہ نماز جو تمام عبادتوں سے اعلےٰ وارفع ہے اس
کا تارک اور فقراء مساکین کی ضروریات زندگی سے غفلت برتنے
والا یکساں عذاب و سزا کے مستحق ہیں۔

اسلام انسان کی معاشی ضروریات کی بہم رسانی کا کتنا خیال
رکھتا ہے۔ جس روز پردہ اٹھایا جائے گا۔ ایک ساق سے تو

Marfat.com

ان کو سجدے کی دعوت دی جائے گی تو اس وقت وہ سجدہ نہ کر سکیں گے ندامت سے جھکی ہوں گی ان کی آنکھیں ان پر ذلت چھا رہی ہو گی حالانکہ انہیں بلایا جاتا تھا سجدے کی طرف . جبکہ وہ صحیح سلامت تھے .

قیامت کے دن ہر شخص جلالِ خداوندی سے کانپ رہا ہوگا دل خوف سے دھڑک رہے ہوں گے ایمان اور کفر میں فرق کرنے کے لئے حکم دیا جائیگا کہ سجدہ کرو جن کے دلوں میں ایمان ہوگا وہ تو فوراً سر بسجود ہو جائیں گے . لیکن کافر اور منافق بہت زور لگائیں گے کمر اکڑ جائے گی . سجدہ نہ کر سکیں گے .

آج وہ سجدہ کرنے سے کیوں محروم کر دیئے گئے اس کی وجہ بتا دی کہ دنیا میں وہ صحیح سالم تھے انہیں کہا گیا کہ سجدہ کرو لیکن سجدے کی توفیق نہ ہوئی . اس حکم عدولی کے بدلے میں آج اُن سے سجدہ کرنے کی قوت سلب کر لی گئی ہے . نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرے گا وہ نماز اس کے لئے قیامت کے روز نور ، برہان اور نجات ہو گی اور جو شخص اس پر حفاظت نہ کرے گا تو نماز اس کے لئے نہ نور نہ برہان ، اور نہ نجات ہو گی اور وہ شخص قارون و فرعون اور ھامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہو گا . نبیؐ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں ان کو نماز پڑھنے کا حکم

Marfat.com

دو. جب دس برس کے ہوں تو نماز نہ پڑھیں تو مارو اور بستروں میں ان کو الگ کر دو.

حضرت عبداللہ شفق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صحابہ کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے سوائے نماز کے.

بے نماز کی نحوست

علامہ سفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ سفر کرتے ہوئے دریا کے کنارے پہنچے دیکھا تو دریا کی مچھلیاں ایک دوسرے کو کھا رہی ہیں خیال کیا کہ دریا میں بھی قحط سالی کا اثر پیدا ہو گیا ہے آواز آئی. یہاں ایک بے نمازی آیا اس نے دریا کا پانی منہ میں ڈالا پانی کھارا تھا واپس دریا میں ڈال دیا اس کی نحوست کی وجہ سے مچھلیاں ایک دوسرے کو کھا رہی ہیں ذرا غور فرمائیے کہ بے نماز کی نحوست سے دریائی مخلوق کو کتنی ایذا پہنچی، رب ذوالجلال مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے

نماز با جماعت پڑھنے کی فضیلت

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ؕ ترجمہ، رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ (القرآن)

جماعت کے بارے صیغہ امر وارد ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اس لئے محقق مذہب کے نزدیک ہر عاقل بالغ قادر پر با جماعت نماز پڑھنا واجب ہے.

Marfat.com

۱. ابن عمر فرماتے ہیں نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، با جماعت، نماز پڑھنا، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجے بڑھ کر ہے (الحدیث)

۲. حضرت انس بن مالک نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے چالیس دن باجماعت نماز پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ ایک آزادی دوزخ سے دوسری آزادی نفاق سے (الحدیث)

۳. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ سرورِ کون ومکان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عشا باجماعت پڑھے اُس کو نصف رات کے قیام عبادت کا ثواب ہے اور عشاء، اور فجر باجماعت پڑھے تو اس کو ساری رات کے قیام عبادت کا ثواب ملتا ہے معلوم یہ ہوا کہ جو باجماعت نماز پڑھے اس کا چلنا پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، کام کرنا سب عبادت ہیں۔

۴. ایک دفعہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے چار سو اونٹ اور چالیس غلام چوری ہو گئے نبیؐ پاک صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے اللہ کے پیغمبر نے ابوبکر صدیقؓ کو پریشان دیکھا تو پوچھا کیا وجہ ہے۔ ابوبکرؓ نے

Marfat.com

چوری کا واقعہ سنایا، نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا میں نے خیال کیا شاید ابو بکر کی تکبیر اولیٰ فوت ہو گئی ہے جس کی وجہ سے پریشان نظر آ رہے ہیں ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم تکبیر اولیٰ کا فوت ہونا تو بڑا نقصان ہے فرمایا اگر کسی کے اتنے اونٹ ہوں جن سے ساری زمین بھر جائے اور وہ سب مر جائیں اتنا افسوس نہ ہو گا۔ جتنا تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے کا ہے۔

مذکورہ واقعہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تکبیر اولیٰ کا بڑا مقام ہے آپ کا امتی ہونے کی حیثیت سے نماز با جماعت میں کبھی غفلت نہیں کرنی چاہیئے جیسا کہ موجودہ دور میں ہمیں احساس تک نہیں ہوتا کہ نماز ضائع ہو رہی ہے اور ایک دن اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور جواب دینا ہے۔

۵۔ ایک دن فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سلیمان بن خثم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو صبح کی نماز میں نہ دیکھا آپ ان کے مکان پر چلے گئے۔ سلیمان کی والدہ سے پوچھا کہ آج سلیمان صبح کی نماز میں حاضر نہیں تھا آپ کی والدہ نے جواب دیا ساری رات نماز پڑھتا رہا آخری حصے میں نیند غالب آ گئی اور سو گیا ہے فاروق اعظم نے فرمایا۔ صبح کی نماز با جماعت پڑھنا ساری رات کی عبادت سے افضل ہے (ابن ماجہ)

Marfat.com

۶. فاروقِ اعظم رضؓ سے ایک دن جماعت چھوٹ گئی تو آپ بڑے پریشان ہوئے اور ایک لاکھ درہم کی زمین صدقہ کی۔

۷. حضرت عبداللہ بن عمر کا یہ طریقہ تھا جس دن جماعت چھوٹ جاتی اسی دن روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت میں گذار دیتے

۸. اسلاف کا دستور تھا کہ جب کبھی تکبیر اولیٰ آپ سے چھوٹ جاتی تو تین دن تک اپنے آپ پر افسوس کرتے رہتے۔ اگر کبھی جماعت سے رہ جاتے تو پورا ہفتہ افسوس میں گزار دیتے (احیاء العلوم) اللہ تعالےٰ ہمیں نمازِ باجماعت ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

نماز باجماعت نہ پڑھنا

(۱) حضرت عبداللہ ابن اُمِ مکتوم نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک مدینہ منورہ میں زہریلے جانور اور درندے بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں کیا آپ مجھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے رخصت دیتے ہیں فرمایا کیا تو اذان سنتا ہے عرض کیا ہاں فرمایا پھر حاضر ہوا ور رخصت نہ دی۔

اے ایمان والو اس حدیث میں غور کرو کہ ابن اُمِ مکتوم نابینا صحابی ہے مدینہ منورہ میں سانپ اور بچھوؤں کی کثرت ہے راستہ خطرناک ہے آنکھوں سے معذور ہے اجازت مانگ رہا ہے کہ گھر میں نماز پڑھ لوں لیکن ان کو بھی اجازت نہیں ملتی

Marfat.com

آج ہم بھی ہیں جماعت کی پابندی نہیں کرتے سوچو کہ رسول اللہؐ ہم پر کتنے ناراض ہوں گے اور کل روزِ حشر کو ہم کون سا منہ لے کر سرورِ کونینؐ کے سامنے جائیں گے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بے شک میں ارادہ کرتا ہوں کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دوں جب وہ اکٹھی ہو جائیں تو نماز کو۔ پس اس کے لئے اذان دی جائے پھر ایک شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر جلاؤں۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی مکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے۔ تو میں گھروں کو جلانے کا حکم دیتا۔ (مشکوٰۃ شریف)

مسلمانو۔ نبیٔ پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کتنے رؤف و رحیم ہیں، یارو کتنے کریم ہیں۔ مگر جماعت سے نماز نہ پڑھنے والوں پر اتنی ناراضگی کا اظہار فرما رہے ہیں اللہ پاک سب مسلمانوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

نماز خشوع اور خضوع کے ساتھ پڑھنا

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ط

ترجمہ:۔ بے شک دونوں جہان میں بامراد ہو گئے ایمان والے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔ (القرآن)

نماز میں خشوع کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنی ساری توجہ نماز میں مرکوز کر دے اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے منہ پھیرے اور وہ اپنی زبان سے جو تلاوت اور ذکر کرتا ہے ان کے معنی میں غور و تدبر کرے اس کے علاوہ اس کے ظاہری آداب بھی ہیں کہ نگاہ سجدہ گاہ پر مرکوز رہے دائیں بائیں مڑ کر نہ دیکھے۔ آگے پیچھے جسم کو حرکت نہ دے۔ اپنی انگلیاں نہ چٹخائے۔ اپنے کپڑوں کو نہ سمیٹتا رہے سجدے میں جائے تو اپنی سجدے کی جگہ کو ہاتھوں سے صاف نہ کرتا رہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی آخرالزمان نے ایک آدمی کو داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یعنی اگر اس شخص کے دل میں عجز و نیاز ہوتا تو اس کے ظاہری اعضاء بھی اظہار عجز کرتے۔

حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم نے فرمایا بڑا چور ہے وہ جو نماز کی چوری کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ نماز کی کس طرح چوری کرتا ہے. فرمایا وہ نماز کے رکوع و سجود کو تمام نہیں کرتا. حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ منافقؔ کی نماز ہے کہ سورج کا انتظار کرتا رہے جبکہ وہ زرد ہو جائے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آجاوے تو کھڑا ہو اور چار چونچیں مارے اس میں تھوڑا سا اللہ کا ذکر کرے اس حدیث پاک سے پتہ چلا بے وقت نماز پڑھنا سستی سے پڑھنا اور جلدی جلدی مرغ کی طرح چونچیں مارنا اور تھوڑا سا ذکر خدا کرنا یہ مسلمانوں کی نماز نہیں بلکہ ایک منافق کی نماز ہے.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہم سے باتیں کرتے ہوئے تھے لیکن جب نماز کا وقت آجاتا تو نہ وہ ہمیں پہچانتے اور نہ ہم ان کو پہچانتے کیوں کہ اللہ تعالےٰ کی عظمت ہم پر طاری ہو جاتی تھی (کیمیائے سعادت)

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب نماز ادا کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ کے بدن پر لرزہ شروع ہو جاتا اور رنگ تبدیل ہو جاتا فرماتے اب اس امانت کے اٹھانے کا وقت آگیا ہے کہ ساتوں آسمان اور زمینیں اس کو نہ اٹھا سکیں (کیمیائے سعادت)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نماز میں کھڑے

Marfat.com

ہوتے تو ایسے کھڑے ہوتے جیسے ایک سوکھی لکڑی ہیں۔

(غنیۃ الطالبین)

حضرت حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے کسی نے ان کی نماز کی کیفیت پوچھی تو کہنے لگے کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو وضو کے بعد اس جگہ پہنچتا ہوں کہ جہاں نماز پڑھوں تھوڑی دیر بیٹھتا ہوں کہ بدن کے تمام حصوں میں سکون پیدا ہو جائے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اس طرح کہ بیت اللہ کو اپنی نگاہ کے سامنے سمجھتا ہوں اور پلصراط کو پاؤں کے نیچے کھڑا ہوا خیال کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ یہ آخری نماز ہے اس کے بعد پورے خشوع و خضوع سے نماز پڑھتا ہوں اور اس کے بعد امید اور ڈر کے درمیان رہتا ہوں کہ نا معلوم قبول ہوئی یا نہیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کی رات میں نے دیکھا ہم سب سو گئے تھے مگر خدا کے رسولؐ ساری رات نماز میں مشغول رہے صبح تک نماز اور دعائیں لگے رہے۔ تفسیر ابن جریر میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کو دیکھا کہ بھوک کے مارے پیٹ کے درد سے بے تاب ہو رہے ہیں آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں درد ہے عرض کیا یارسول اللہ درد ہے آپ نے فرمایا اٹھو نماز شروع کردو اس میں شفا ہے۔

Marfat.com

ایک رات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر ایک مہمان آیا آپ نے اپنے چوبارے کے پرنالے کے نیچے اس کا بستر بچھایا اور خود چوبارے کی چھت پر چڑھ کر سو گئے جب نمازِ تہجد کا وقت ہوا تو نماز تہجد میں مشغول ہو گئے اور سجدے میں اتنے روئے کہ آنسوؤں سے پرنالہ جاری ہو گیا اور جب سوئے ہوئے مہمان پر یہ آنسو کے قطرے گرے اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خیال کیا کہ بارش شروع ہو گئی ہے جب اوپر نگاہ اٹھائی تو بادل کا نشان تک نہیں جب چوبارے پر چڑھ کر دیکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سجدے میں پڑے ہوئے رو رہے اور پھڑک رہے ہیں جیسا کہ ذبح کیا ہوا پرندہ پھڑکتا ہے۔

قرآن و حدیث اور احکامِ بزرگان دین کا بغور مطالعہ کرنے سے نماز میں خشوع و خضوع کی اہمیت کی ایک روشن جھلک نمایاں ہوتی ہے اور اس کے رتبہ سے انسان روشناس ہوتا ہے دعا کریں اللہ تعالےٰ اپنے محبوب کے صدقے ہمیں بھی احکامِ خداوندی اور فرمانِ نبوی کے مطابق نماز خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

Marfat.com

درود شریف کے فضائل اور اہمیت

اِنَّ اللّٰہ وَ مَلاَئکَتَہٗ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنو صلو علیہ و سلمو تسلیما ط (القرآن)

ترجمہ :- تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو

قرآن کریم میں رب ذوالجلال نے بہت سے احکامات ارشاد فرمائے یعنی نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ اور بہت سے انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفتیں اور تعریفیں بیان فرمائیں اور ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی ارشاد فرمائے لیکن کسی کو یہ اعزاز و اکرام نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں اور تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت پہلے اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف اور اس کے بعد صاحب ایمان مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور تم بھی بھیجو۔ اب اس آیت کریمہ کی شان کو سمجھیں کہ اس آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ (درود) کے تین فاعل ہیں۔ اللہ تعالےٰ، فرشتے، صاحبِ ایمان مسلمان

جب صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالٰے کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰے فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کی تعریف و ثنا کرتا ہے یعنی اللہ تعالٰے کے درود بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ تعالٰے کے محبوب کے ذکر کو بلند کر کے اس کے دین کو غلبہ دے کر اور اس کی شریعت پر عمل برقرار رکھ کے اس دنیا میں حضورؐ کی عزت و شان بڑھاتا ہے اور روزِ محشر اُمت کے لئے حضورؐ کی شفاعت قبول فرما کر اور حضورؐ کو بہترین اجر و ثواب عطا کر کے اور مقامِ محمود پر فائز کرنے کے بعد اوّلین اور آخرین کے لئے حضورؐ کی بزرگی کو نمایاں کر کے اور تمام مقربین پر حضورؐ کو سبقت بخش کر حضورؐ کی شان کو ظاہر فرماتا ہے اور جب صلوٰۃ کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کے معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالٰے کی بارگاہ میں اس کے پیارے محبوب کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لئے دست بدعا ہیں۔

جب صلوٰۃ کی نسبت اللہ کے بندوں کی طرف ہو تو اس کے معنی رحمت ہے یعنی اللہ تعالٰے کے بندے اس کے محبوب پر درود و سلام بھیج کر اللہ سے رحمت حاصل کرتے ہیں اور اپنے درجات میں بلندی پاتے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من صلی علیّ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا

ترجمہ:- جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے حق تعالٰے اُس

Marfat.com

پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے وہ کتنا خوش نصیب اور عظیم المرتبت ہے جس پر حق تعالےٰ رحمت اور برکت نازل فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بے شمار فضائل ہیں مختصراً درج ذیل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ علیہ مدارج النبوت شریف میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ کی آنکھوں سے خوشی و مسرت نمایاں تھی اور آپ کا چہرۂ انور پر مسرت تھا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آج آپ کے رُخِ انور میں خوشی و مسرت کی لہر تاباں ہے کیا سبب ہے فرمایا جبرائیلؑ آئے اور انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو یہ پر مسرت نہیں بناتا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے جو آپ کا اُمتی آپ پر ایک مرتبہ بھی درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہوں اور ایک روایت میں مطلق آیا ہے کہ جو بندہ آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے گویا مقصود اس جگہ بیان مطلق ہے ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجوں تو اپنے لئے دعا کرنے کے مقابلے میں آپ کے لئے کتنی مقدار میں بھیجوں فرمایا جتنا چاہو میں نے عرض

Marfat.com

کیا: چوتھائی۔ فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے اور بہتر ہے عرض کیا نصف فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے اور زیادہ بہتر ہے عرض کیا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے اور بہتر ہے عرض کیا پھر تو میں اپنی تمام دعا کے بدلے آپ پر درود ہی بھیجوں گا فرمایا اذاً یکفی ھمک ویغفر ذنبک۔

ترجمہ: تو یہ درود تمہارے سارے رنج وغم کو کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا (مدارج النبوۃ)

مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے نبی کریمؐ نے فرمایا قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالےٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا۔

حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ علیہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ رسول

8633468

Marfat.com

اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کے دھونے اور اس سے پاک کرنے میں آگ کو پانی سے بجھانے سے زیادہ مؤثر و کارآمد ہے اور حضور پر سلام پیش کرنا۔ غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس جگہ ایک نکتہ یہ ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ درود بھیجنے والے پر رحمت کے نزول کو واجب کرنے کا حکم رکھتا ہے تو ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں جتنا مبالغہ کیا جائے گا اتنا ہی اس بھی
پر رب العزت کی بارگاہ سے فیضان و نزولِ رحمت زیادہ ہوگا

بعض مشائخ وصیت کرتے ہیں کہ سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد کو پڑھے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجے اور فرماتے ہیں کہ قل ھو اللہ احد کی قرأت خدائے واحد کی معرفت کراتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت حضور کی صحبت و معیت سے سرفراز کرتی ہے اور جو کوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجے گا یقیناً اُسے خواب یا بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی جیسا کہ شیخ احمد بن ابو بکر محمد اپنی کتاب میں شیخ مجدالدین فیروز آبادی سے ان اسناد کے ساتھ جو شیخ مذکور کو ملی ہیں روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت شبلی قدس سرہٗ حضرت ابوبکر مجاہد

Marfat.com

کے پاس گئے یہ اپنے زمانہ کے امام اور علمائے وقت میں سے تھے حضرت ابوبکر مجاہد نے کھڑے ہو کر ان کا اعزاز و اکرام کیا اور معانقہ کر کے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا حاضرین کہنے لگے یا سیّدی شبلی کا آپ ایسا احترام و اعزاز فرما رہے ہیں حالانکہ آپ اور بغداد کے تمام لوگ انہیں مجنون کہتے ہیں فرمایا میں نے یہ اعزاز اپنی طرف سے نہیں کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں فرماتے دیکھا ہے ویسا ہی کیا ہے کیونکہ جب حضرت شبلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو حضور انہیں دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اس پر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ شبلی سے یہ سلوک فرما رہے ہیں! فرمایا ہاں یہ شبلی بعد نماز اس آیت کو پڑھتے ہیں لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم آخر سورت تک پڑھتے ہیں اور اس کے بعد مجھ پر تین مرتبہ درود پڑھتے ہیں صلی اللہ علیک یا محمد۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو۔ تو انہوں نے یہی بتایا۔ (مدارج النبوۃ، تبلیغی نصاب)

درود پاک پڑھنا فرض بھی ہے واجب بھی مستحب بھی

Marfat.com

سنت بھی۔ مکروہ اور حرام بھی۔ درمختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ
میں ہے کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جس
مجلس میں بیٹھے اور حضور علیہ السلام کا اسم بار بار آئے تو صاحب
دُرِ مختار کے نزدیک تو جب بھی نام پاک پر درود شریف پڑھنا
واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب اور چند موقعوں میں درود
پڑھنا مستحب ہے جس کو علامہ شامی نے بیان فرمایا جمعہ کی شب
میں اور جمعہ کے دن میں ہفتہ اتوار اور سوموار کے دن اور روزانہ
صبح و شام اور مسجد میں آتے جاتے وقت اور نبی کریم علیہ السلام
کے روضے کی زیارت کے وقت اور صفا مروہ کے پاس اور جمعہ
کے خطبے میں مگر خطبہ سننے والے درود شریف دل میں پڑھیں
اور اذان کے بعد ہر دعا کے اوّل و آخر اور وضو کے وقت اور
جب کہ کان میں غائبی آواز آنے لگے جب کوئی چیز بھول جائے
اور وعظ کے وقت اور سبق پڑھتے اور پڑھاتے وقت اور
فتویٰ لکھتے وقت اور نکاح کے وقت اور ہر مشکل پڑنے پر
سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے۔
جماع کے وقت، پیشاب یا پاخانہ پھرتے ہیں۔ تجارت کے
سامان کو شہرت دینے کے لئے۔ پھسلنے کے وقت تعجب، ذبحہ
چھینک کے وقت۔ تین جگہ درود پاک پڑھنا حرام ہے۔
۱۔ جب تاجر اپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس کی عمدگی

بتانے کے لئے درود پڑھے (۲) جبکہ کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کے لئے درود پڑھا جائے؟ (شامی)

(اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب نبی کریم کا نام آئے تو درود پڑھنا ناجائز ہے)۔ قرآن کریم کی تلاوت میں جب نبی کریم علیہ السلام کا نام آجائے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے تاکہ قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے۔ (صاحب شامی)

دُرود پاک کون سا پڑھنا چاہیئے

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم آپ پر درود شریف کس طرح پڑھیں تو آپ نے وہ درود بتایا جو نماز میں بعد از التحیات پڑھا جاتا ہے یعنی درودِ ابراہیمی۔ بعض لوگ اس حدیث کی وجہ سے درودِ ابراہیمی کے علاوہ درود شریف پڑھنا ممنوع سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں محدثین جب کبھی نبی کریم علیہ السّلام کا اسم پاک لیتے ہیں تو صرف یہی درود پاک پڑھتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

بعض بے چارے نبی کریم علیہ السلام کا نام لکھتے ہیں تو اوپر صؐ یہ لگا دیتے ہیں حالانکہ یہ منع ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ پورا صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

لکھنا چاہیئے اسی طرح صحابہ کرام کے ساتھ پورا رضی اللہ تعالےٰ عنہ یا عنہم لکھنا چاہیئے کیونکہ درود پاک میں تخفیف کرنی سخت ناجائز ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پہلا وہ شخص جس نے درود شریف میں اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

من کتب علیہ اسلام با لھمزۃ والمیہ یکفر لانہ تخفیف و تخفیف الانبیاء کفر

یعنی کسی نبی کے نام پاک کے ساتھ درود یا سلام کا ایسا اختصار لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے کہ یہ ہلکا کرنا ہوا اور معاملہ شانِ انبیاء سے متعلق ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان کا ہلکا کرنا ضرور کفر ہے اعلےٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ القلما احدی اللسانین قلم بھی ایک زبان ہے۔ صلی اللہ تعالےٰ کی جگہ بے معنی صلعم لکھنا ایسا ہے کہ نامِ اقدس کے ساتھ درود شریف کے بدلے یوں ہی کچھ الم غلم بکنا (فتاوی جماعتیہ)

ہاں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ درود شریف کون سا پڑھنا چاہیئے دلائل الخیرات شریف میں بہت سے درود نقل کئے گئے ہیں علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے روح البیان میں اس درود شریف کی بہت فضلیت اور نفع بیان کیا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ

Marfat.com

حالانکہ یہ درود شریف تبلیغی نصاب میں بھی ہے السلام علیک
یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک
یا خیرۃ اللہ ۔ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام
و علیک یا سید المرسلین (تبلیغی نصاب فضائل درود شریف)
مولوی حسین احمد مدنی شہاب ثاقب میں لکھتے ہیں چنانچہ وہابیہ
عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصلوٰۃ و السلام علیک
یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین سخت نفریں
اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استعزا اڑاتے ہیں۔ اور
کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان
دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغۂ خطاب
و ندا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس
کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف و فتاوی میں
نقل فرمایا ہے اور مولوی حسین احمد مدنی کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں
وہابیہ خبیثیہ کثرت صلوٰۃ وسلام درود بر خیر الانام علیہ السلام اور
قرأت دلائل الخیرات قصیدۂ بردہ۔ قصیدۂ حمزیہ وغیرہ اور اس
کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے ورد بنانے کو سخت قبیح و
مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدۂ بردہ میں شرک وغیرہ کی
طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً

یا اشرف الخلق مالی من الوذبہ

Marfat.com

سوائك عند الحلول الحادث العمى

ترجمہ:۔ اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز تیرے بر وقت نزول حوادث (شہاب ثاقب)

مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اب غور کیجیے کہ ہمیں تو درود سلام پڑھنے سے منع کیا جاتا ہے اور خود ندا کے ساتھ تبلیغی نصاب شہاب ثاقب میں پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں اور نہ پڑھنے والوں کو وہابیہ خبیثیہ کہتے ہیں۔ اب نہ جانے وہابیہ خبیثیہ کا لفظ کس پر منسوب کیا جا رہا ہے حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی فرماتے ہیں ولمنقول انھم کانو یقولون فی تحیۃ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

ترجمہ:۔ منقول ہے کہ صحابہ کرام حضور پر تحیہ پیش کرتے ہوئے کہتے تھے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (نسیم الریاض جلد ۳)

قرآن۔ حدیث اور علماء دیوبند کی تصانیف سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کو لفظ ندا کے ساتھ پکارنا جائز ہے (نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا دور سے اپنے غلاموں کا درود شریف سننا)

Marfat.com

قیل الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ارائیت صلوۃ المصلین علیك ممن غاب عنك و من یاتی بعدك ماحالھما عندك فقال اسمع صلوۃ اھل محبتی واعرفھم و تعرض علی صلوۃ غیرھم عرضاً۔ (دلائل الخیرات)

ترجمہ:۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ سے دور رہنے والوں اور بعد میں آنے والوں کے درودوں کا آپ کے نزدیک کیا حال ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہم محبت والوں کے درود کو تو خود سنتے ہیں اور ان کو پہچانتے ہیں اور غیر محبت والوں کا درود ہم پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ ابن کثیر تفسیر ابن کثیر میں فرماتے ہیں کہ حسنؓ بن علیؓ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو روضے پہ در پے آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ تو اور جو شخص اندلس میں ہو۔ حضور پر سلام بھیجنے کے اعتبار سے بالکل یکساں ہیں۔

مذکورہ بالا ارشادات نبوی اور روایات صحابہ کرام سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ عشق و محبت کے ساتھ پڑھے ہوئے درود و سلام کو حضور خود بھی سنتے ہیں اور پہنچایا بھی جاتا ہے اور بغیر شوق کے ساتھ پڑھے ہوئے درود کو فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں۔

Marfat.com

ہر محفل اور مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی پر درود پڑھتے ہیں قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے وبال ہوگی چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے تو بخش دے۔ (ضیاء القرآن)

اور جس مجلس میں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو تو وہاں ایک بار واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب۔

ہر محفل کے اختتام کے وقت درود شریف کا پڑھنا

حضرت ابوسعید سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب لوگ بیٹھتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضور پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے باعثِ حدث ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں ندامت ہوگی۔ (ضیاء القرآن)

دعا کرتے وقت

حضرت فاروق اعظم سے مروی ہے کہ دعا میں جب تک درود نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی اور زمین و آسمان کے درمیان معلق

رہتی ہے۔ (ضیاء القرآن)

نماز کے بعد دعا سے پہلے درود شریف کا پڑھنا

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم تشریف فرما تھے جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو پہلے میں نے اللہ تعالےٰ کی ثنا کی پھر درود پاک پڑھا پھر اپنے لیئے دعا مانگنے لگا تو حضور نے فرمایا اب مانگ تجھے دیا جائے گا (ترمذی شریف)

ایک روز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک آدمی آیا اُس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے نمازی تو نے بڑی جلدبازی سے کام لیا ہے۔ جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھو اللہ کی حمد و ثنا کرو اور مجھ پر درود پڑھو پھر دعا مانگو۔ پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر نبی کریم علیہ السلام پر درود پڑھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی اب دعا مانگ قبول ہو گی (ابوداؤد)

تو اس سے یہ ثابت ہوا ہم اہلسنت جو نماز کے بعد ذکر اور درود شریف پڑھتے ہیں وہ نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور قبولیت دعا کا سبب ہے اس لئے نماز کے

Marfat.com

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا چاہیئے
کیونکہ احادیث سے ثابت ہے۔

نمازِ تراویح بیس رکعت کا ثبوت

تراویح سنت موکدہ ہے۔

روی اسد بن عمر وعن ابی یوسف قال سالت ابا حنیفہ عن التراویح وما فعلہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال التراویح سنۃ موکدۃ ولما یتخرصہ عمر بن تلقا نفسہ ولما یکن فیہ مبتد عا ولم یامر بہ الا عن اصل الایہ وعھد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مراقی الفلاح)

ترجمہ:۔ اسد بن عمرو ابو یوسف سے روایت کرتے ہیں کہ ابو یوسف نے امام ابو حنیفہ سے تراویح اور حضرت عمر کے فعل کے بارے میں پوچھا۔ امام اعظمؒ نے فرمایا کہ تراویح سنتِ مؤکدہ ہے۔ حضرت عمر نے اسے اپنی طرف سے اختراع نہیں کیا اور انہوں نے بغیر اصل صحیح اور فرمانِ نبوی کے تراویح کا امر نہیں فرمایا۔

Marfat.com

معلوم یہ ہوا کہ نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے اور سنتِ مؤکدہ وہ ہوتی ہے جنہیں رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دنیا سے پردہ پوشی کے ایک سال قبل صحابہ کے ساتھ رمضان کی تئیس پچیس اور ستائیس کی شب کو قیام فرمایا اس کے بعد جب صحابہ جمع ہوئے تو آپ تشریف نہ لائے اور فرمایا مبادہ یہ فرض ہو جائے (بخاری۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

امام بخاری ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک یونہی معاملہ رہا پھر ابو بکر کے تمام دور خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی ایام بھی لوگ یونہی الگ الگ تراویح پڑھتے رہے۔

عبدالرحمان بن عبدالقاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رمضان کی ایک شب حضرت عمر کے ساتھ مسجد میں گیا تو دیکھا کہ لوگ الگ الگ تراویح پڑھ رہے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہو اگر میں انہیں ایک امام کی اقتدا میں جمع کر دوں۔ پھر جب دوسری رات جب حضرت عمر کے ساتھ گیا تو دیکھا کہ لوگ ابی بن کعب کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت عمر نے فرمایا نعمت البدعۃ ھذا

امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف اور امام بیہقی نے اپنی

Marfat.com

سنن میں روایت کیا ہے۔

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ سوی الوتر

(شرح وقایہ)

ترجمہ:- حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے علاوہ رمضان میں بیس رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث سے بیس رکعت تراویح پر امام ابو حنیفہ اور دوسرے آئمہ مجتہدین نے استدلال کیا ہے اور جب مجتہد کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ استدلال اس حدیث کی صحت کی دلیل ہوتا ہے۔ چنانچہ امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں د

کفٰی صحۃ الحدیث استدلالً مجتہد بہٖ (میزان شریعۃ الکبریٰ جلد اوّل)

ترجمہ:- کسی حدیث کی صحت کے لئے یہ امر کافی ہے کہ اسے کسی مجتہد نے استدلال کیا ہے رد المختار جلد نمبر ۲ میں موجود ہے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے وہ استدلال اس حدیث کی صحت کی دلیل ہوتا ہے حدیث آثارِ صحابہ سے مؤید ہے کیونکہ حضرت عمر۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی اور کثیر اَجلا صحابہ سے مروی ہے کہ وہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ امام بیہقی نے اپنی سنن میں سند صحیح کے ساتھ

Marfat.com

نقل کیا ہے۔

عن السائب ابن یزید قال کانوا یقرمون علی عہد عمر فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ (سنن بیہقی جلد ۲)

ترجمہ:۔ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے زمانے میں لوگ بیس رکعت نماز تراویح پڑھا کرتے تھے امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

واکثر اھل العلم علی ماروی عن علی و عمر و غیرھما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعۃ (جامع ترمذی)

ترجمہ:۔ اکثر اہل علم کا مسلک حضرت علی عمر اور دوسرے صحابہ کی روایت کے مطابق بیس رکعت تراویح ہے۔

بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت ابو عبدالرحمان سلمی سے روایت کی ہے:۔

اَنَّ عَلِیَّ بنِ اَبِیْ طَالِبٍ دَعَا القُرَّآءَ فِی رَمَضَانَ رجلاً یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ خمسَ ترویحاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَ کَانَ عَلِیَّ یوتر بِہِمْ۔

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا پھر ایک شخص کو حکم دیا۔ کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھاؤ۔ حضرت

Marfat.com

علی انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

بیہقی شریف نے حضرت ابوالحناء سے روایت کی اَنَّ علی ابن ابی طالب امر رجلاً یصلی بالناس خمسہ ترویحاتٍ عشرین رکعۃ" حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں پانچ تراویح یعنی بیس رکعت پڑھائیں۔

عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۵ میں ہے ابن عبداللہ فرماتے ہیں بیس رکعت تراویح ہی جمہور علماء کا قول ہے یہ یہی اور امام شافعی اور اکثر علماء فقہا فرماتے ہیں اور یہ ہی صحیح ہے ابی ابن کعب سے منقول کہ اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں۔

ملا علی قاری شرح نقایا میں بیس رکعت تراویح کے بارے میں فرماتے ہیں۔ بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اجماع ہے کیونکہ بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی۔ صحابہ کرام اور سارے مسلمان حضرت عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

علامہ ابن حجر ہتیمی فرماتے ہیں۔ اجماع الصحابۃ علیٰ ان التراویح عشرون رکعۃ۔

تمام صحابہ کا اس پر اتفاق ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

فعلیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین

ترجمہ :- لہٰذا تم میری اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوط پکڑو۔

اس حدیث سے معلوم یہ ہوا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی وہ سنت ہے جس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں شہرت حاصل نہ ہوئی بلکہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں رواج پذیر اور مشہور ہوئی اور اس بنا، پر ان کی طرف منسوب ہونے لگی چونکہ یہاں اس امر کا گمان تھا کہ کوئی شخص خلفائے راشدین کی طرف کسی سنت کے منسوب ہونے کی وجہ اسے بھی رد قرار دے اور اُسے بُرا جانے۔ اس لیے نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے خلفائے راشدین کی سنت و طریقہ کی اتباع کا حکم دیا اور اس کی وصیت فرمائی اور اگر ان خلفائے راشدین نے اپنے قیاس و اجتہاد سے کوئی بات جاری کی تھی وہ بھی سنتِ نبوی صلی اللہ وسلم کے مطابق ہی سمجھی جائے گی۔

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ نماز تراویح سنتِ موکدہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پڑھا دورِ صدیقی میں بھی ان کو پڑھا گیا۔ حضرت فاروق اعظم نے تو ان کو باجماعت پڑھنا شروع کیا اس کے بعد دورِ عثمانی

Marfat.com

میں بھی نمازِ تراویح بیس رکعت پڑھی گئی اور علی المرتضٰے نے بھی نمازِ تراویح باقاعدگی سے پڑھی لیکن حیرانی ہے ان صاحبِ علم لوگوں پر جو خود کو صاحب حدیث کہلوانے کے باوجود حدیث کے تارک ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ وسلم نے صحابہ کے متعلق فرمایا

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھدیتم

ترجمہ :۔ میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان میں جن کی بھی پیروی کروگے راہ یاب ہوجاؤگے۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی تابعداری کرنا ہی صحیح راہ ہے اللہ تعالےٰ ہمیں احادیث اور صحابہ کرام کے اقوال پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے

نمازِ جنازہ کے بعد دُعا

نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز ہے اسے ناجائز یا بدعت کہنا سراسر زیادتی اور اصول فقہ سے ناواقفی کی دلیل ہے اس سلسلے سے ملّت کی صفوں میں افتراق وانتشار کی آگ بھڑکانا کسی ایسے شخص کو زیب نہیں دیتا جو شریعتِ اسلامیہ کے اسرار و معارف اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُصولِ فقہ

Marfat.com

کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ مطلق کی تقلید کے لئے اسی پایہ کی دلیل ضروری ہے جس پایہ کا مطلق ہو اگر مطلق قطعی اور یقینی ہے تو اس کا مقید بھی قطعی اور یقینی ہونا چاہیئے اس لئے اگر مطلق قرآن کریم کی کوئی آیت ہے تو اس کی تقلید کے لئے کوئی آیت یا حدیث متواتر پیش کرنی چاہیئے محض قیاس سے اور قیاس بھی ایسا جس کی شرعی کوئی اساس نہ ہو اس کا مقید نہیں ہو سکتا بلکہ خبر واحد سے بھی اس کی تقلید نہیں۔ اب ارشاد خداوندی سماعت فرمایئے :۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ؕ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو ترجمہ فارسی میں کیا ہے اس کا ترجمہ اُردو میں پڑھیں۔

ترجمہ :۔ یعنی جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں۔ تو میں بالکل اُن کے قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جس وقت بھی وہ مجھ سے دُعا مانگیں (القرآن)

اسی آیت کے تحت مولانا محمود الحسن دیوبندی کا ترجمہ دیکھیں

ترجمہ :۔ اور جب تجھ سے پوچھیں میرے بندے مجھ کو سو میں قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا مانگنے والے کی جب مجھ سے مانگیں۔

Marfat.com

اسی آیت کا ترجمہ مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کے معارف القرآن میں دیکھیں۔

ترجمہ:۔ اور جب تجھ سے پوچھیں میرے بندے مجھ کو سو میں تو قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کو۔ جب مجھ سے دعا مانگے۔

اسی آیت کا ترجمہ کنزالایمان میں الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کچھ اس طرح کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ اور اسی آیت کے تحت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری سجادہ نشین بھیرہ شریف ضیاالقرآن میں ترجمہ کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اور جب پوچھیں آپ سے (اے میرے حبیبؐ) میرے بندے میرے متعلق تو (انہیں بتاؤ) میں (ان کے) بالکل نزدیک ہوں قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی جب وہ دعا مانگتا ہے مجھ سے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

عَنْ اَبِی ھریرۃ عَنِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قَالَ لَیْسَ شَیْئٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ ھٰذَا حَدِیْثٌ غریبٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگ تر نہیں یہ حدیث غریب ہے (ترمذی شریف)

عَنْ انسٍ بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء مخ العبادۃِ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے (ترمذی شریف)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تدعون اللہ تعالیٰ فی لیلکمُ ونہارکم فان الدعا سلاح مُؤمِنٍ۔

ترجمہ:۔ رات دن اللہ تعالےٰ سے دعا مانگتے رہا کرو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔ (طبرانی شریف)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِن اللہ یحب ملحین فی الدعا۔ ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالےٰ بکثرت بار بار دُعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (طبرانی وغیرہ)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں صحیح مسلم صحیح بخاری کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ مروی ہیں کہ امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کا جنازہ رکھا تھا لوگ چارطرف سے احاطہ کئے ہوئے ان کے لئے دعا و صلوٰۃ و ثنا میں مشغول تھے میں انہی دعا کرنے والوں میں کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر میرے شانے پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا علی مرتضٰے کرم اللہ وجہہ الکریم تھے۔

جنازہ شریف کی طرف مخاطب ہوکر بولے اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہو کہ میں اس کے سے عمل کر کے اللہ تعالٰے سے ملوں اور خدا کی قسم مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالٰے آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و امیرالمومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاء

ترجمہ:۔ یعنی میت پر نماز پڑھ چکو تو اخلاص کے ساتھ اس کے لئے دعا کرو۔ (مشکوٰۃ شریف)

صاحبِ مرقات جلد چہارم میں فرماتے ہیں قال ابن حجر

Marfat.com

و صححہ ابن حبان ۔

ترجمہ :- یعنی ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح فرمایا ہے ۔ بیہقی میں ہے کہ مستظل ابن حصین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک جنازے پر نماز کے بعد دُعا مانگی ۔

قرآن مجید کے ترجموں احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے اقوال سے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور جس وقت بھی دعا مانگی جائے وہ کریم اس دعا کو قبول فرماتا ہے اس کی رحمت کا دروازہ ہر ایک کے لئے ہر وقت کھلا ہے وقت کی تخصیص اور پابندی نہیں کہ فلاں وقت دعا مانگنا جائز ہے اور فلاں وقت جائز نہیں جب اس کریم نے یہ اعلان فرما دیا کہ اس کے بندے جس وقت چاہیں اس کے حضور اپنی التجائیں پیش کریں اور اس کی بارگاہ میں دستِ دعا دراز کریں پھر کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اپنی طرف سے قیدیں لگاتا پھرے اور اس کے بندوں کے لئے دعا مانگنے کا وقت مقرر کرتا رہے ہاں اگر کسی کے پاس کوئی ایسی آیت یا ایسی حدیث متواتر ہے جس میں یہ تصریح کی گئی ہو کہ نماز جنازہ کے بعد دعا نہ مانگا کرو تو وہ پیش کرے تو ہم اپنی گردن کو جھکالیں گے اور دُعا نہ مانگیں گے ۔

بعض لوگ بے جا مطالبہ کرتے ہیں کہ ثابت کرو کہ حضور

Marfat.com

پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ کے بعد کبھی دعا مانگی
ہو ان کا یہ مطالبہ ناروا ہے اور قواعد فقہ کے خلاف ہے
کیونکہ جو مدعی ہو یہ اس کا کام ہے کہ کوئی دلیل پیش کرے کہ نمازِ
جنازہ کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے اور یہ اُس کی ذمہ داری ہوا کرتی
ہے جو دعویٰ کرتا ہے۔

جو دُعا مانگنے سے ہمیں روکتے ہیں ہم ان سے درخواست
کرتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی متواتر۔ اگر متواتر نہیں مشہور اور اگر مشہور
نہیں تو صحیح خبرِ واحد ہی پیش کریں جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز جنازہ کے بعد دعا کو منع فرمایا ہو۔

حالانکہ اصول کے مطابق دلیل پیش کرنا ہماری ذمہ داری نہیں
لیکن ہم آپ کے سامنے ایسی احادیث پیش کرتے ہیں جن میں آپ
نے بعد از نماز جنازہ دعا مانگنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ کا بھی یہی معمول رہا۔ طبقات ابنِ سعد میں مذکور
ہے کہ جب غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا
تو شیطان آپ کے پاس آیا اور آپ کے دل میں زندہ رہنے کی
آرزو اور موت سے نفرت کے جذبات کو انگیخت کیا حضرت جعفر
بن ابی طالب نے اسے جھڑکتے ہوئے فرمایا الآن حسین
استحکم الایمان فی قلوب المومنین تمینی الدنیا
اے لعین اب جبکہ فرزندانِ توحید کے دل میں ایمان کی

Marfat.com

جڑیں مضبوط ہو چکی ہیں کیا اب تو مجھے دُنیا سے محبت کرنے کی تلقین کرتا ہے پھر آپ بہادروں کی طرح آگے بڑھے یہاں تک کہ جامِ شہادت نوش کیا حضور نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی اور ان کے لئے دُعا مانگی۔

استغفروا لاخیکم جعفر فانہ شہید وقد دخل الجنۃ وھو یطیر فیھا بجناحین من یاقوت حیث شاء من الجنۃ۔

یعنی اپنے بھائی جعفر کے لئے مغفرت دعا مانگو بے شک وہ شہید ہیں اور جنت میں داخل ہو چکے ہیں اور اپنے یاقوتی پروں کے ساتھ اڑتے ہیں جہاں چاہتے ہیں یہ حدیث متعدد کتبِ حدیث میں موجود ہے۔ اسی حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے بعد نماز جنازہ کے دُعا کی ہے اور صحابہ کرام کو بھی آپ نے فرمایا ہے (حاشیہ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم)

مشہور مورخِ اسلام علامہ ابنِ ہشام المتوفی ۲۱۸ھ میں

فلما مات النجاشی صلی علیہ استغفرلہ (جلد اول ص ۳۸۴)

جب نجاشی نے وفات پائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی یہاں یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ نجاشی کی میت حبشہ میں تھی اور حضرت جعفر نے موتہ کے میدان میں شہادت پائی۔ آپ ہمیں کوئی

Marfat.com

مثال بتائیں کہ میت سامنے ہو اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی ہو احناف کے نزدیک تو اللہ تعالےٰ نے درمیانی پردے اٹھا دیئے تھے اور ان کی میتیں حضور کے سامنے تھیں نبی کریم ان کے میت دیکھ رہے تھے اور آپ نے ان دونوں کے لئے دعائے مغفرت کی بدائع الصنائع میں موجود ہے۔

ولنا ماروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علےٰ جنازۃ فلما فرغ جاء عمر و معہ قوم ناراد ان یصلی ثانیا فقال لھم النبی صلی اللہ علی وسلم الصلوٰۃ للمیت واستغفر لہٗ

ترجمہ: یعنی ہماری دلیل یہ حدیث ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور نے ایک شخص کی نمازِ جنازہ پڑھی جب فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے ساتھ ایک جماعت آپہنچی آپ نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازے کی دوبارہ نماز نہیں پڑھی جاسکتی لیکن تم میت کے لئے دعا مانگو اور اس کی مغفرت طلب کرو۔ گویا میت سامنے موجود ہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر کو ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ پڑھی جا چکی ہے اب نہ اس پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے

Marfat.com

اور نہ دفن سے پہلے اس کے لئے دُعا مانگنی جائز ہے حالانکہ نبی کریم نے ایسا نہیں فرمایا اب ایک منصف مزاج آدمی خود ہی فیصلہ کرے کہ جس کام کا حکم نبی کریم علیہ السلام دیتے ہیں اور دیتے بھی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کو ہیں کیا وہ جائز اور مسنون ہے یا بدعت اور گمراہی ہے۔

اب صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو دیکھیں کہ انہوں نے جنازہ کے بعد دعا مانگی ہے یا نہیں۔

روی عن ابن عباس وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم فاتتھما صلوٰۃ علی جنازۃ فلما حضرا ما زاد علی الاستغفار لہ۔

ترجمہ: یعنی حضرت ابن عباس اور ابن عمر سے ایک شخص کی نماز جنازہ فوت ہو گئی جب وہ وہاں پہنچے تو اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائی (المبسوط جلد دوم)

عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فاتتہ الصلوٰۃ علیہ فلا تسبقونی بالدعا۔

ترجمہ:۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن سلام سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کی نمازِ جنازہ فوت ہو گئی جب آپ پہنچے تو آپ نے حاضرین کو کہا کہ اگر تم آپ کی نماز جنازہ پڑھنے میں مجھ سے سبقت لے گئے ہو۔ تو آپ کے لئے

Marfat.com

دعا مانگنے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ (المبسوط ۱)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جنازے کے بعد صحابہ کرام دعا مانگنے والے تھے کہ حضرت عبداللہ بن سلام نے انہیں کہا کہ مجھے بھی پہنچنے دیں اور دعائے مغفرت میں مجھے بھی شرکت کا موقع عطا کریں۔ کیا اس کے بعد بھی دعا مانگنے والے پر سب وشتم کرنے والوں کو رحم نہیں آئے گا کہ اگر مسلمان صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرتے ہیں تو ان کو گمراہ۔ بدعتی اور نامعلوم کن کن القاب سے تعبیر کیا جاتا ہے اللہ تعالے قرآن کریم کی آیات۔ نبی کریم کے فرمودات صحابہ کرام کے اقوال اور فقہا کی عبارات پر عمل کی توفیق بخشے

ایصالِ ثواب کا ثبوت

والذین جاؤ من بعدھما وہ جو ان کے بعد آئے وہ یوں دعا کرتے ہیں

یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان۔

ترجمہ، جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں بھی بخش دے

Marfat.com

اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لے آئے۔ (القرآن)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے اس مبارک فعل کو بطورِ امتحان و تعریف کے بیان فرمارہے ہیں کہ وہ بعد میں آنے والے مسلمان جہاں اپنے لئے دعائے بخشش کرتے ہیں وہاں اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی دعائے بخشش کرتے ہیں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ جب ثابت ہوگیا کہ دعا عبادت ہے تو معلوم ہوا کہ زندوں کی عبادت یعنی دعا سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے اگر یہ نہ مانا جائے تو پھر مسلمان کا اپنے متوفی بھائیوں کے لئے دعائے بخشش کرنا فضول اور لغو قرار دیا جائے گا اور پھر یہ بھی کہنا پڑے گا کہ قرآن معاذاللہ فضول اور لغو کاموں کو بطور تعریف واستحسان بیان کرتا ہے ثابت ہوا کہ زندہ مسلمان کا مردہ مسلمانوں کے لئے دعائے بخشش کرنا مردوں کے عفو بخشش اور رفع درجات کا موجب ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا ذکر فرماتے ہیں ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنین کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو۔

Marfat.com

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ فرشتے جو عرش کو اٹھانے والے ہیں اور اُس کے ارد گرد ہیں وہ ہماری تسبیح و تحمید کے ساتھ ویستغفرون للذین آمنو

ترجمہ :۔ مومنوں کے دعائے بخشش بھی کرتے ہیں.

ان آیات مقدسہ سے ثابت ہے کہ مومنین اور ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کرنا جائز ہے اور وہ دعا ان کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اسی طرح احناف کا مسلک یہ ہے. کہ ہر شخص اپنے ہر نیک عمل کا ثواب دوسرے کو بخش سکتا ہے خواہ اس نیک عمل کا تعلق عبادت کی کسی قسم سے ہو. نماز. روزہ تلاوت قرآن ذکر، صدقہ، حج. عمرہ جو نیک عمل بھی وہ کرے اس کے بارے میں وہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کر سکتا ہے کہ الہٰی اس کا ثواب فلاں شخص کو پہنچا اس بارے میں اتنی کثرت سے صحیح احادیث موجود ہیں کہ کوئی مسلمان ان کے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا.

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان یقطع عملہ الا من ثلاث صدقۃ جاریۃ وعلم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ (رواہ مسلم)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اُس کے

Marfat.com

عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین اعمال کے کہ ان کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا صدقۂ جاریہ ایسا علم جس سے نفع حاصل کیا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر غور کریں۔ پہلے دو کام تو ایسے ہیں جن میں اس شخص کا بھی کچھ عمل دخل ہے لیکن لڑکے کی دعا لڑکے کا اپنا فعل ہے اس سے بھی میت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ و یقول یا رب انی لی ھذہ فیقول باستغفار ولدک لک (رواہ طبرانی)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی جنت میں کسی عبدِ صالح کے درجے کو بلند فرما دیتا ہے وہ بندہ پوچھتا ہے یا ربّ میرا درجہ کیسے بلند ہوا اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ تیرے لڑکے تیرے لئے استغفار کی اس کی برکت سے تیرا درجہ بلند ہوا۔

عن عبد اللّٰہ ابن عباس قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما المیت فی قبرہ الا شبہ الغریق المتغوث ینتظر دعوۃ ملحقہ من اب و ام او ولد او صدیق ثقۃ و اذا الحقۃ کانت احب الیہ من

الدنیا وما فیہا وان اللہ لیدخل علی القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھما (رواہ بیہقی والدیلمی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے جو فریاد کر رہا ہوتا ہے اور اس چیز کا منتظر ہوتا ہے کہ اس کے باپ اس کی ماں یا لڑکے یا باوفا دوست کی دعا اسے پہنچے اور جب وہ دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کی قدر منزلت اس کے نزدیک دنیا وما فیہا سے زیادہ ہوتی ہے اللہ تعالےٰ اہل زمین کی دعاؤں کی برکت سے قبروں پر رحمت کے پہاڑ بھیجتا ہے اور مرے ہوؤں کے لئے دوستوں کا تحفہ یہ ہے کہ وہ ان کے لئے دعائے مغفرت کیا کریں۔

اس حدیث سے مردوں کا دعائے بخشش کا منتظر ہونا اور زندوں کے لئے ہدیے۔ تحفے اور استغفار یعنی دعاء بخشش کا اس کے لئے بہت ہی زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے رب العالمین ہمیں نبی کریم علیہ السلام کے ارشادات پر غور و فکر کی توفیق عطا فرمائے اور عمل کی طاقت بخشے۔

عن عائشۃ ان رجلا قال رسول اللہ ان امی افتلتت نفسھا لم توص واظنھا لو تکلمت تصدقت

Marfat.com

فهل لها ان تصدقت عنها قال نعما (متفق علیہ)

ترجمہ:- ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی اور کوئی وصیت نہ کر سکی میرا خیال ہے کہ اگر اسے بولنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ دیتی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اُسے اس کا اجر ملے گا نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا بے شک

عن انس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من اھل بیت یموت منھم و یتصدقون عنہ بعد موتہ الا اھدیٰ لہٗ جبرائیل علی طبق من نور ثم یقف علیٰ شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر لعمیق ھذہٖ ھدیۃ اھداھا الیک اھلک فاقبلھا فیدخل علیہ فیفرح بھا فیستبشر و یحزن جیرانہٗ الذین لا یھدی الیھم شیئٌ (رواہ طبرانی فی الاوسط)

ترجمہ:- حضرت انس کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کوئی شخص کسی گھر سے فوت ہوتا ہے اور گھر والے اس کی طرف صدقہ کرتے ہیں تو جبرائیل امین نور کے تھال پر اسے رکھتے ہیں پھر اس کی قبر کے دہانے پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ اے گہری قبر کے رہنے والے یہ ہدیہ ہے جو تیرے گھر والوں نے تیری طرف بھیجا ہے تو اسے قبول کر۔ اُس

Marfat.com

کی خوشی اور مسرت کی کوئی حد نہیں رہتی اور اس کے پڑوسی جن کی طرف کوئی ہدیہ نہیں بھیجا جاتا وہ بڑے غمناک ہوتے ہیں۔

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ من مر علی المقابر وقرأ قل ھو اللہ احد احد عشر مرۃ و وھب اجرہ الاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات

(رواہ ابو محمد السمرقندی)

ترجمہ: ابو محمد ثمرقندی نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے یہ حدیث مرفوع نقل کی ہے کہ جو شخص قبرستان میں سے گزرے اور گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر اہل قبرستان کو بخشے تو جتنے لوگ وہاں دفن ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملے گا۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر سورۂ فاتحہ قل شریف اور الھاکم التکاثر پڑھے پھر یہ کہے کہ الٰہی میں نے تیرے کلام سے جو پڑھا ہے اس کا ثواب اس مقبرے کے مومن مردوں اور عورتوں کو بخشتا ہوں تو یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کی جناب میں اس کی شفاعت کریں گے۔ (رواہ ابو قاسم سعد ابن علی)

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہوتا ہے اور سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اہل قبور پر تخفیف کر دیتا ہے۔

Marfat.com

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زائر قبور کے لئے مستحب یہ ہے کہ جتنا اس سے ہو سکے قرآن پڑھے اور اہل قبور کے لئے دعا کرے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ نے اس پر نص پیش کی ہے اور تمام شافعی حضرات اس پر متفق ہیں اور اگر قبر پر قرآن ختم کیا جائے اور بھی افضل ہے۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انصار کا طریقہ تھا جب ان کا کوئی مر جاتا تو وہ بار بار اس کی قبر پر جاتے اور اس کے لئے قرآن پڑھتے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم قبرستان جاؤ تو سورۂ فاتحہ اور تینوں آخری قل پڑھو پھر اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچاؤ۔ وہ انہیں پہنچے گا۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کبار میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان گیا میں نے دیکھا وہاں نور چمک رہا ہے میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالےٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔ آواز آئی اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انہوں نے قبروں والوں کو بھیجا ہے میں نے کہا تمہیں قسم ہے خدا کی مجھے بتاؤ کہ مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے اس نے کہا ایک مومن مرد نے اس رات اس قبرستان میں قیام کیا تو اس نے وضو کر کے دو

Marfat.com

رکعت پڑھیں اور ان دو رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبر دل
والے مومنین کو بخشا پس اس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ہم پر روشنی
اور نور بھیجا ہے اور ہماری قبروں میں کشادگی و فرحت پیدا فرما دی
ہے حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں

اس کے بعد میں ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر ہر جمعرات میں مومنین
کو بخشتا۔ ایک رات میں نے نبی کریم کو خواب میں دیکھا فرمایا اے
مالک بن دینار بے شک اللہ نے تجھ کو بخش دیا جتنی مرتبہ تو نے
میری اُمت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے اور اتنا ہی تیرے لئے ثواب
کیا ہے نیز اللہ تعالےٰ نے تیرے لئے جنت میں ایک مکان بنایا
ہے جس کا نام منیف ہے میں نے عرض کیا منیف کیا ہے فرمایا
جس پر اہل جنت بھی جھانکیں۔

حضرت حماد مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں مکہ
مکرمہ کے قبرستان میں گیا اور وہیں ایک قبر پر اپنا سر رکھ کر
سو گیا خواب میں میں نے دیکھا کہ اہل قبور حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوئے
ہیں۔ میں نے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں
بلکہ ہمارے ایک مسلمان بھائی نے سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا
ثواب ہمیں بخشا ہے جس کو ہم ایک سال سے بانٹ رہے
ہیں (شرح الصدور)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

آرے زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشاں با یصالِ ثواب و تلاوت قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امرِ مستحسن و خوب امت باجماع علما۔

ترجمہ:۔ ہاں صالحین کی قبروں کی زیارت اور ان کی قبروں سے برکت حاصل کرنا اور ایصال ثواب اور تلاوت قرآن دعائے خیر تقسیم طعام و شیرینی سے ان کی مدد کرنا بہت ہی بہتر اور خوب ہے اور اس پر علماء امت کا اجماع ہے (فتاویٰ عزیزی)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام فقہا کرام نے حکم کیا ہے کہ قرآن مجید پڑھنے اور اعتکاف کرنے کا ثواب میت کو پہنچتا ہے امام ابو حنیفہ امام مالک امام احمد بھی اس کے قائل ہیں اور حافظ شمس الدین بن عبد الواحد نے فرمایا ہے کہ مسلمان قدیم سے شہر جمع ہو کر مردوں کے لئے قرآن خوانی کرتے ہیں بس اس پر اجماع ہے (تذکرۃ الموتیٰ والقبور)

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یاروں اور دوستوں کو کہہ دیں کہ ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ مرحومی خواجہ محمد صادق کی روحانیت کے لئے اور ستر ہزار بار ان کی ہمشیرہ مرحومہ اُمِ کلثوم کی روح کے لئے پڑھیں اور ستر ہزار کلمے کا ثواب ایک کی روح کو اور ستر ہزار مرتبہ کلمے کا ثواب دوسرے کی روح کو بخشیں۔ دوستوں سے فاتحہ اور دعا کے لئے التماس ہے

Marfat.com

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند تحذیرالناس میں لکھتے ہیں حضرت جنید کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہوگیا آپ نے سبب پوچھا تو بروحِ مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں حضرت جنید نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمے کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان ہشاش بشاش ہے آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفے کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفے سے ہوگئی۔

قرآن کریم کی آیات نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشادات. صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اقوال. فقہائے عظام اور اولیائے کرام کے فرمودات سے ثابت ہوتا ہے. کہ ایصالِ ثواب کرنا. قرآن مجید واحادیث کے عین مطابق ہے اس سے میت کو بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور زندہ لوگ اپنے مرے ہوئے ساتھیوں کے لئے ایصالِ ثواب اور دعا کر کے اپنی مغفرت کا سامان بھی جمع کرتے ہیں اسی طرح ان کے درجات کو بھی اللہ تعالےٰ بلند فرماتا ہے۔

Marfat.com

بزرگان دین فرماتے ہیں کہ میت کی روح کو چالیس دن تک اپنے گھر اور مقامات سے خاص تعلق رہتا ہے جو بعد میں نہیں رہتا چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن پر چالیس روز تک زمین کے وہ ٹکڑے جن پر وہ خدا تعالےٰ کی عبادت و اطاعت کرتا تھا اور آسمان کے وہ دروازے جن سے کہ اس کے عمل چڑھتے تھے اور وہ کہ جن سے اس کی روزی اترتی تھی روتے رہتے ہیں (شرح الصدور)

اسی لئے بزرگان نے چالیسویں روز بھی ایصال ثواب کیا کہ اب چونکہ وہ خاص تعلق منقطع ہو جائے گا لہٰذا ہماری طرف سے روح کو کوئی ثواب پہنچ جائے تاکہ وہ خوش ہو اور ان سب کی اصل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے تیسرے۔ دسویں۔ چالیسویں دن اور چھٹے مہینے اور سال کے بعد صدقہ دیا۔ (مجموعۃ الروایات حاشیہ خزائنۃ الروایات)

Marfat.com

توحید و شرک

شرک کے تین مرتبے ہیں .

۱. یعنی اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی انسان جن. شجر و حجر کو اللہ یقین کرنا ہی شرک اعظم ہے اور عہد جاہلیّت کے مشرکین ہی شرک کیا کرتے تھے جیسا کہ سورۃ الصّٰفٰت میں ان کے متعلق ہے .

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ أَئِنَّا لَتَارِكُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ .

ترجمہ : جب انہیں یہ بتایا جاتا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی خدا نہیں تو تکبر کرتے اور کہتے کیا اس شاعر دیوانے کے کہنے پر ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں (القرآن)

۲. یعنی شرک کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ کسی کے متعلق یہ اعتقاد رکھا جائے کہ وہ مستقل طور پر اور بذات اللہ تعالےٰ کے بغیر کوئی کام کر سکتا ہے اگرچہ اس شخص کو اللہ نہ مانتا ہو.

۳. یعنی کسی کو عبادت میں شریک کرنا اور یہ ریا ہے اور یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے اب آپ انصاف فرمائیے کہ کوئی مسلمان کسی کے متعلق خواہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہی ہوں یہ اعتقاد رکھتا ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر وہ صاحبان جو

Marfat.com

مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں اور وہ تمام آیات جو مشرکین مکہ اور کفارِ عرب کے حق میں نازل ہوئیں جن کے شرک کی کیفیت مذکور ہو چکی ہے سمجھے بے سمجھے مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ کیا انہیں خدا کا خوف نہیں۔ کیا وہ رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے خوف نہیں رکھتے۔ کیا قیامت سے نہیں ڈرتے کہ ایک دن ہم نے اس خالق حقیقی کے سامنے حاضر ہونا ہے وہ آیتیں جو بتوں کے متعلق نازل ہوئیں کچھ حضرات نے انبیاء۔ اولیاء۔ شہداء صالحین کے متعلق لگا دیں۔

اب غور فرمائیں کہ مولانا مودودی تفہیم القرآن میں دورانِ تفسیر بیان کرتے ہیں۔

الذین یدعون من دون اللہ سے مراد انبیاء۔ اولیاء شہداء۔ صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں جن کو غالی معتقدین داتا۔ مشکل کشا۔ فریاد رس۔ غریب نواز گنج بخش اور نامعلوم کیا کیا قرار دیکر اپنی حاجت روائی کے لیے پکارنا شروع کر دیتے ہیں اب آپ غور فرمائیں اور مولانا کی تفسیر بالرائے دیکھیں۔

حالانکہ جمہور مفسرین کے نزدیک والذین یدعون من دون اللہ سے مراد ان کے بُت ہیں کہ جن کو وہ قادر زندہ اور داتا جان کر پرستش کرتے تھے اور جلالین میں بھی من دون اللہ

Marfat.com

سے مراد وہم الاصنام ہیں تفسیر کبیر میں اس جملے کی شرح یوں کی ہے۔

فاعلم انہ تعالیٰ وصف ھذہ الاصنام بصفات کثیرہ۔

پھر ان کے بتوں کی قدرت کو یوں باطل کرتا ہے لا یخلقون شئ و ھم یخلقون کہ وہ کوئی چیز بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیئے جاتے ہیں سنگ تراش ان کو گھڑ گھڑ کر بناتے ہیں زندگی کا بطلان یوں کرتا ہے اموات غیر احیاء کہ بے جان ہیں حس و حرکت بھی نہیں ان کے علم و دانائی کو یوں باطل کرتا ہے وما یشعرون کہ انہیں جو ضروری بات ہے وہ بھی معلوم نہیں کہ انسان مرکر کب زندہ ہوں گے پھر جب یہ تینوں باتیں نہیں تو ان کی خدائی کیسی اور ان کی عبادت لغو اور بے فائدہ ہے اس لئے خداوند تعالےٰ نے فرمایا الھکم اللہ واحد کہ خدا صرف ایک ہی خدا ہے مخالفین ان دلائل توحید سے بند ہو جاتے تھے اور دل میں بھی سمجھتے تھے مگر قوم کی رسم و عادت سے ان کی پرستش نہیں چھوڑتے تھے دل میں توحید نہیں سماتی تھی اور نہ ان کو تکبر پیغمبر علیہ السلام کی پیروی کی اجازت دیتا تھا۔ رب کائنات ان کند ذہن صاحبان کے ذہنوں کو درست کرے جو مشرکین مکہ اور کفار عرب پر نازل شدہ آیات مسلمانوں پر لگاکر شرک کے فتوے دیتے ہیں۔

Marfat.com

تعارف مدرسہ

جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ ضلع چکوال کی ایک معروف دینی درسگاہ ہے جس کا قیام ۱۹۷۲ء میں عمل میں لایا گیا ابتدائی طور پر جامعہ میں قرآن پاک کی تعلیم یعنی حفظ و ناظرہ کا بندوبست کیا گیا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ادارے میں درسِ نظامی، تجوید و قرأت اور شعبہ دار التصنیف کا اجراء بھی کر دیا گیا نیز طلباء کے لئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کا بھی بندوبست کیا گیا۔ جامعہ ہذا میں ۷۰ کے قریب بیرونی طلباء اور ۴۰ مقامی طلباء رہائش پذیر ہیں جن کی جملہ ضروریات مثلاً کتب، علاج، خورد و نوش اور رہائش کی تمام تر ذمہ داری جامعہ ہذا کے سر ہے جامعہ ہذا میں تعلیم و تدریس کے لئے چھ نہایت قابل اساتذہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں علاوہ ازیں بچیوں کی تعلیم کے لئے مدرسۃ البنات بھی قائم ہے جس میں ۷۰ کے قریب بچیاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کر رہی ہیں۔ بچیوں کی تعلیم و تدریس کے لئے ایک معلمہ کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔

جامعہ ہذا کے زیر اہتمام ہر سال مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کرائی جاتی ہے جس میں ملک کے نامور مشائخ عظام اور علمائے کرام شرکت فرماتے ہیں آپ حضرات سے التماس ہے کہ اس ادارے کی مالی امداد فرما کر خدا کے حضور اپنے درجات بلند کریں۔

(ادارہ)

Marfat.com

Marfat.com

گلستان پریس جناح مارکیٹ سرگودھا

Marfat.com

گلستان پریس جناح مارکیٹ سرگودھا

Marfat.com